



سوال

(159) سودی بنکوں میں امانت رکھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کسی کے پاس کچھ نقد رقم ہو اور وہ حفاظت کی خاطر اسے امانت کے طور پر کسی بنک میں رکھے اور سال کا عرصہ گزرنے پر اس کی زکوٰۃ ادا کر دے تو کیا یہ اس کے لیے جائز ہے یا نہیں؟ ہمیں مستفیذ فرمائیے۔ اللہ آپ کو بہتر جزاء عطا فرمائے۔ “ (عمری۔ ع۔ ع۔ جدہ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سودی بنکوں میں امانت رکھنا جائز نہیں، خواہ وہ اس پر سود نہ لے۔ کیونکہ اس کام میں گناہ اور سرکشی پر امانت ہے۔ جبکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے۔ لیکن جب کوئی شخص اس کام پر مجبور ہو اور سود نہ لے اور اپنے مال کی حفاظت کے لیے سودی بنک کے علاوہ اور کوئی جگہ نہ پائے تو مجبوری کی بنا پر (ان شاء اللہ) اس میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَقَدْ فَضَّلْنَا لَكُمُ النَّارَ حَرَمًا عَلَیْكُمْ اَلَا اِنَّا نُنظُرُ زُرْمًا اِنِّیۡہ (الانعام: ۱۱۹)

”اور جو کچھ اللہ نے تم پر حرام کیا ہے، اسے کھول کر بیان کر دیا ہے۔ الایہ کہ تم کسی بات پر مجبور ہو جاؤ۔“

اور جب کوئی اسلامی بنک یا امانت رکھنے کی جگہ پالے جس میں گناہ اور سرکشی پر تعاون کی صورت نہ ہو تو اپنا مال اس میں امانت رکھے۔ اب اس کے لیے سودی بنک میں امانت رکھنا جائز نہ ہوگا۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 149



محدث فتویٰ